

سیرت نبوی پر
ایک مختصر اور جامع درسی کتاب

محمد رسول اللہ ﷺ

مؤلفہ
مولانا عبدالحق خلیق رحمہ اللہ

ناشر: دارالاستقامہ
کاشانہ خلیق - اٹوا بازار - سدھارتھ نگر - یوپی

حقوق الطبع محفوظة

فہرست

صفحہ	عنوان	شمار
4 عرض ناشر.	1
6 مقدمہ	2
8 اساتذہ کرام سے چند گزارشات	3
9 کلمہ طیبہ	4
11 پیدائش	5
14 شجرہ نسب	6
16 رشتہ دار	7
19 حلیہ مبارک	8
22 بچپن اور جوانی	9
25 ازواج مطہرات	10
29 اولاد	11
32 نبوت اور اس کا مقصد	12
35 محمد ﷺ کون تھے؟	13
38 ہجرت	14
41 غزوات	15
45 آپ پر کون سی کتاب نازل ہوئی؟	16
47 عملی زندگی	17
50 ذکر و عبادت	18
52 لباس اور اکل و شرب	19
55 مکارم اخلاق	20
58 گذر بسر	21
60 وفات	22
64 نعت	23
65 ان کے دامن سے وابستگی چاہئے (نظم)	24

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

الحمد للہ زیر نظر کتاب کے دسیوں ایڈیشن طبع ہو کر قبول عام حاصل کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس قیمتی کتاب کی تالیف پر مولانا عبدالحق خلیق رحمہ اللہ کو جزائے خیر عطا فرمائے، ان کی مغفرت کرے، ان پر رحمتوں کی بارش کرے اور انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین

مولانا عبدالحق خلیق رحمہ اللہ کی وفات حسرت آیات ۱۲/ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۸ نومبر ۲۰۰۱ء بروز بدھ کو ہوئی۔

رَبِّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ۔

آپ اپنی عمر کی چھٹی دہائی سے گزر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی بابرکت زندگی عطا فرمائی تھی۔ آپ ہندوستان کے مشہور صوبہ اتر پردیش کے معروف ضلع سدھارتھ نگر کے رہنے والے تھے۔ سدھارتھ نگر پہلے ضلع بستی میں شامل تھا اسی لئے آپ اپنی نسبت میں بستوی لکھا کرتے تھے۔ اپنے آبائی گاؤں بڈھی خاص میں جو قبضہ بسکو ہر بازار کے قریب ہے آپ سب سے پہلے عالم ہوئے اور وہاں کے دینی مکتب مدرسہ عربیہ قاسم العلوم کی تاسیس میں زبردست کردار ادا کیا پھر وہاں سے پیر ہوا منتقل ہو گئے۔ وہاں ایک مسجد تعمیر کی اور جب تک پیر ہوا رہے پورے گاؤں کی دینی قیادت کرتے رہے، ہمیشہ جمعہ وعیدین کے خطبے خود آپ یا آپ کے صاحبزادے دیا کرتے۔

پھر جب آپ کے فرزند اکبر ڈاکٹر عبدالمالک خان علم طب کی تکمیل کر کے واپس ہوئے تو آپ نے ان کے لئے قریبی قبضہ اٹوا میں دواخانے کا بندوبست کیا اور پھر رفتہ رفتہ پورے طور پر مع اہل وعیال خود بھی اٹوا منتقل ہو گئے۔ اٹوا کے مکان پر ”کاشانہ خلیق“ کا بورڈ خود اپنے دست مبارک سے لکھا جواب تک آپ کی یادگار ہے۔ اٹوا اور قرب وجوار میں آپ کی عزت و شہرت پہلے سے تھی، یہاں پہنچنے کے بعد اس میں مزید اضافہ ہوا۔

آپ کے فرزند ان مولانا عبدالباقی شمیم ندوی اور عبدالباقی نسیم خان نے مل کر والد محترم کی نگرانی میں ایک مطبعہ قائم کیا۔ رفتہ رفتہ بقیہ فرزند ان حافظ عبدالوالی شمیم اور عبدالکافی وسیم خان بھی طباعتی امور میں دلچسپی لینے لگے لہذا مطبعہ نے کافی ترقی کی لیکن بعد میں یہ مطبعہ انہوں کی حماقتوں اور غیروں کی ریشہ دوانیوں کی نذر ہو گیا۔ وکان امر اللہ قدراً مقدوراً۔

والد محترم رحمہ اللہ نے شیخ الحدیث مولانا عبد السلام صاحب بستوی رحمہ اللہ سے دورہ حدیث کر کے سند فراغت حاصل کی تھی۔ اسی بنا پر آپ جامعہ ریاض العلوم دہلی کی نسبت سے اپنے آپ کو ریاضی بھی لکھا کرتے تھے۔ ابناء جامعہ ریاض العلوم دہلی کے تذکرہ پر ترتیب دی گئی کتاب کے لئے آپ نے اپنی خود نوشت سوانح بھی لکھی تھی۔

آپ اپنی دعوتی و اصلاحی ذمہ داریوں کا ہمیشہ احساس رکھتے تھے۔ آپ ایک عمدہ خطیب، قابل مدرس، اچھے شاعر اور بہترین صحافی بھی تھے۔ تدریس کے لئے سب سے زیادہ مدت آپ نے گینسٹری بازار کو دی ہے۔ آج بھی وہاں آپ کے شاگرد آپ کو یاد کرتے، تعریف کرتے اور دعائیں دیتے ہیں۔

خطابت میں آپ کا اپنا جداگانہ اور منفرد انداز تھا۔ کچھ دنوں تک بمبئی مومن پورہ کی جامع مسجد اہل حدیث میں امامت و خطابت کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ آپ کی تقریر بڑے ذوق و شوق اور دلچسپی سے سنی جاتی تھی۔ آپ دوران تقریر ہنساتے بھی تھے اور رلاتے بھی۔ شرک و بدعت خصوصاً قبر پرستی کے خلاف شمشیر بے نیام تھے۔ سمجھانے اور بات کہنے کا انداز ایسا پیارا تھا کہ سخت سے سخت مخالف بھی سوچنے اور غور کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ جمعہ کے خطبوں اور اجتماعات و جلسوں کے علاوہ بھی درس قرآن و حدیث کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ مسجد کرامت اٹوا جو گھر کے بالکل قریب ہی واقع ہے عمر کے آخری حصہ میں آپ کی دعوتی و اصلاحی سرگرمیوں کا مرکز تھی۔

مولانا عبدالحق خلیق رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ آپ نے ان کی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ دی۔

آپ کے فرزندان نہ صرف اپنے صوبے یوپی سے نکل کر راجستھان اور مہاراشٹر تک حصول تعلیم کی غرض سے پہنچے بلکہ بیرون ملک (سعودی عرب) تک گئے اور پھر دعوت و تبلیغ کے میدان کا پرچم سنبھالا۔

آپ دیا حرم مکہ و مدینہ کی مقدس سرزمین دیکھنے کے بڑے متمنی اور آرزو مند تھے۔ آپ کی ایک نظم اس طرح شروع ہوتی ہے۔

مسلمان ہوں میں تمنا ہے میری
کہ اک بار بیت الحرم دیکھ لیتا

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ تمنا پوری کی اور آپ کو ۱۴۲۰ھ میں فریضہ حج و زیارت مسجد نبوی سے مشرف فرمایا۔ والدہ محترمہ بھی ساتھ ساتھ تھیں۔ اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے آپ کی نیکیوں کے ترازو میں رکھے۔ آمین۔ الحمد للہ خاکسار کو اس موقع پر مکہ و منیٰ و عرفات میں آپ کی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔

والد محترم رحمہ اللہ کا تخلص خلیق تھا اور آپ عملاً بھی نہایت خلیق اور ملنسار تھے۔ نہایت خوش مزاج اور ظریفانہ طبیعت کے حامل تھے۔ جو آپ سے ملتا پہلی ہی ملاقات میں اتنی قربت محسوس کرتا جیسے پرانے شناسا ہوں یا قدیم یار نہ ہو۔

والد محترم رحمہ اللہ نہایت باکمال اور زود رقم خوشنویس تھے۔ آپ کی زیادہ تر خدمات اسی میدان میں ہیں۔ صحیح بخاری معہ اردو شرح مطبوعہ ادارہ نور الایمان دہلی آپ ہی کی کتابت کردہ ہے۔ جامعہ سلفیہ بنارس، جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال اور الدار السلفیہ بمبئی نیز دیگر بہت سے اداروں کی کئی مطبوعات آپ کے ہاتھوں کی کتابت شدہ ہیں۔

والد محترم رحمہ اللہ کی زیر نظر تصنیف سیرت نبوی ﷺ پر بچوں کے لئے بہترین درسی کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی کتابت بھی آپ ہی کے دست مبارک سے تھی لیکن چھٹا ایڈیشن موجودہ ترقیات کو سامنے رکھتے ہوئے کمپیوٹر پر کر دیا گیا۔ ساتویں اور آٹھویں ایڈیشن کو مزید بہتر اور خوبصورت بنانے کی کوشش کی گئی۔ اللہ سے دعا ہے کہ باری تعالیٰ اس کتاب کو آپ کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔

موجودہ ایڈیشن میں متعدد بنیادی تبدیلیاں کی گئی ہیں تاکہ عصر حاضر کی ترقی یافتہ تعلیمی نصابی کتابوں کے نہ صرف دوش بدوش چل سکے بلکہ ان میں اپنی ایک انفرادی اور امتیازی شان رکھے۔ چونکہ الولد من کسب اُبیہ لہذا ان ساری تبدیلیوں کو والد صاحب ہی کے نام سے موسوم رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو مبارک اور بار آور کرے۔ آمین

عموماً یہ کتاب درجہ چہارم کے طلبہ کو پڑھائی جاتی ہے لیکن اگر کوئی تعلیمی ادارہ اس سے نیچے یا اوپر کے درجات میں اسے داخل نصاب کرنا چاہے تو اپنے معیار کے مطابق ایسا کر سکتا ہے۔ اس سے اس کی افادیت میں ان شاء اللہ کوئی کمی نہ ہوگی۔

ضرورت ہے کہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا کر اس کے نفع کو عام کیا جائے تاکہ نبی پاک ﷺ سے متعلق پائی جانے والی جہالت کا خاتمہ کیا جاسکے۔ جو لوگ اس کتاب کی اہمیت و افادیت کو سمجھتے ہیں انہیں اس کا تعارف مزید آگے بڑھانا چاہئے اور اس کی نشر و اشاعت میں ہر ممکن حصہ لینا چاہئے۔ وباللہ التوفیق

طالب دعا

عبدالہادی عبدالحق مدنی

کاشانہ خلیق۔ اٹوا بازار۔ سدھارتھ نگر۔ یوپی۔ انڈیا

داعی احساء اسلامک سینٹر۔ سعودی عرب

موبائل: (00966 - 0509067342)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ مؤلف

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين أما بعد!

سنائے کہ اسلاف کے مایہ ناز بزرگ، مشہور عالم، مناظر اسلام، شیر پنجاب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ حضرت مجھے بہت عجلت ہے، ٹرین سے سفر کرنا ہے، ایک ضروری مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر خدمت ہوا ہوں، مسئلہ ایسا مختصر بتائیے کہ ٹرین چھوٹنے نہ پائے اور بات مکمل بھی ہو جائے۔ مولانا نے فرمایا: کہو کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: حضرت! سورہ یوسف کی تفسیر اتنی مختصر کیجئے کہ ٹرین بھی نہ چھوٹنے پائے اور تفسیر بھی مکمل ہو۔ مناظر اسلام مانے ہوئے حاضر جواب تھے، فوراً فرمایا: پیرے بود، پسرے داشت، گم کرد، بازیافت۔ (ایک بزرگ تھے، ان کا ایک بیٹا تھا، بزرگ نے اس کو گم کر دیا اور پھر اس کو پا گئے) آپ نے اتنی جامع تفسیر فرمائی کہ سائل کو مکمل طور پر تسلی ہو گئی، بہت خوش ہوا اور سلام کر کے اپنی راہ لی۔

اس گہما گہمی کے دور میں جب کہ لوگوں کو مرنے کی بھی فرصت نہیں ہے مولانا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میں نے بھی سوچا کہ حضور اکرم سید الاولین والآخرین محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایسی مختصر سوانح لکھوں کہ قاری ایک ہی نشست میں آنحضور ﷺ کے بارے میں مکمل بنیادی معلومات حاصل کر لے اور کتاب پڑھتے ہوئے اسے اکتاہٹ بھی محسوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم سعادت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ویسے تو یہ کسی کے بس کی بات نہیں کہ آپ ﷺ کی جامع اور مکمل تصویر چند صفحات میں پیش کر سکے کیونکہ پورا قرآن وحدیث آپ کے اوصاف کمال کا مرقع ہے لیکن مَا لَا يُدْرِكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ جُلُّهُ کے مطابق بنیادی معلومات پیش خدمت ہیں۔ الحمد للہ کتاب حاضر ہے، پڑھئے اور مجھ کو بھی دعائے خیر میں یاد رکھئے۔ ان شاء اللہ اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے بارے میں مختصر اُسب کچھ ملے گا۔

پہلے یہ کتاب عام قارئین کے لئے تحریر کی گئی تھی مگر بعد میں بعض اہل علم احباب کے مشورے سے یہ رائے سامنے آئی کہ اسے مختلف اسباق میں تقسیم کر دیا جائے اور بچوں کے لئے سیرت رسول ﷺ سے متعلق ایک درسی کتاب کی حیثیت دے دی جائے چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ اب ذمہ داران مدارس کو دیکھنا ہے کہ وہ اس محنت کی حوصلہ افزائی کس طرح کرتے ہیں!!

الحمد للہ یہ میری کتاب محمد رسول اللہ ﷺ کا تیسرا ایڈیشن مع تصحیح و اضافہ طبع ہونے جا رہا ہے۔ رب العالمین کا اس کی نعمت و کرم و نوازش پر بے انتہا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھ ناچیز کو اپنے پیارے رسول ﷺ کی سیرت پاک سے متعلق نصابی انداز میں کچھ لکھنے کی توفیق وسعادت نصیب فرمائی اور پھر اسے عوام الناس میں قبولیت بخشی۔ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں بھی مقبول اور باعث نجات بنائے۔ آمین۔

ہمارے دینی مدارس و مکاتب کے نصاب تعلیم میں یہ وہ عظیم خلا تھا جسے ارباب نظر نہ صرف محسوس کرتے تھے بلکہ مختلف مواقع پر اس کا اظہار بھی کرتے تھے۔ سیرت نبوی سے متعلق ہمارے طلبہ و طالبات اور عوام الناس کی معلومات حد درجہ ناقص اور محدود ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ اسی خلا کو پر کرنے کی ادنیٰ کوشش کی گئی ہے اور الحمد للہ اس کتاب کو قارئین کی جانب سے پوری توجہ، مقبولیت اور پذیرائی بھی ملی۔ لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا، علماء نے حوصلہ افزائی کی، اہل خیر نے بڑی تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کیا، ذمہ داران مدارس

نے قدر دانی کا ثبوت دیتے ہوئے اسے داخل نصاب کیا اور شکر یہ کے مستحق ہوئے۔

آج ہم اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن نئے رنگ و روپ اور نئی سچ دھج کے ساتھ نیز مختلف اصلاح و تغیر اور حذف و اضافہ کے ساتھ ہدیہ ناظرین کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتے ہیں اور اہل علم سے التماس کرتے ہیں کہ اگر اب بھی کوئی کمی، خامی، کوتاہی یا غلطی نظر آئے تو ہمیں ضرور مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ شکر یہ کے ساتھ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔ کمال تو بس اللہ کے لئے ہے انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔

اس موقع پر ہم اپنے فرزند عزیز مولانا عبدالبہادی علیم مدنی سلمہ اللہ العلی العظیم کی علمی و عملی ترقیوں کے لئے رب العالمین سے دعا گو ہیں جنہوں نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے اندر کلیۃ الحدیث میں تعلیم پائی اور امتیازی نمبرات سے کامیابی حاصل کی ہے۔ اس عزیز اس کتاب کی تسوید و تمییز میں میرے خاص معاون رہے، اس پر نظر ثانی کی اور طباعت و اشاعت کے مرحلے کو بحسن و خوبی انجام تک پہنچانے کے لئے پوری جدوجہد کی۔

یہ عجب حسن اتفاق ہے جو یقیناً اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور مشیت سے ہے کہ:

☆ دوشنبہ (سوموار) کا دن جو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا نہایت اہم دن ہے، اسی دن آپ کی ولادت ہوئی، اسی دن آپ کو نبوت ملی، اسی دن آپ کی وفات ہوئی، اسی دن ابتدائے نزول قرآن اور ہجرت وغیرہ جیسے دیگر اہم امور انجام پائے اسی مبارک دن اس کتاب کا بھی مقدمہ طبع اول اور مقدمہ طبع ثالث تحریر کیا گیا اور یہ خاتمہ بھی اسی دن مکمل ہو رہا ہے۔ [موجودہ ایڈیشن میں پرانا ہر مقدمہ اور خاتمہ ایک ہی عنوان سے یکجا کر دیا گیا ہے، مقدمہ طبع اول ۱۷ جمادی الثانیہ ۱۴۱۰ھ مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۹۰ء بروز سوموار اور مقدمہ طبع ثالث ۳ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۹۰ء بروز سوموار اور خاتمہ ۲ شوال ۱۴۱۰ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۹۰ء بروز سوموار کو تحریر کیا گیا تھا]

☆ اس کتاب میں اکیس اسباق ہیں جو نبوت سے سرفراز کئے جانے کی تاریخ ہے۔

☆ یہ کتاب تریسٹھ (۶۳) صفحات پر مشتمل ہے اور پیارے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ بھی تریسٹھ سال کی تھی۔

قارئین اس کتابچہ کا مطالعہ کرنے کے بعد اس حقیر کے حق میں دعائے مغفرت کرنا نہ بھولیں۔

اے اللہ! ہم سب کو اپنے نبی مکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے اور آپ کے بتائے ہوئے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور

ہمارے دلوں میں اللہ و رسول کی محبت ایسی بھر دے کہ دوسروں کی محبت کے لئے اس میں جگہ نہ رہ جائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و أصحابہ و أزواجه و ذریاتہ و أهل بیتہ أجمعین برحمتک

یا أرحم الراحمین۔ ربنا تقبل منا إنک أنت السميع العليم و تب علینا إنک أنت التواب الرحیم۔

حقیر سر اپنا تقصیر

عبدالحق خلیق ایس نگری

کاشانہ خلیق۔ اٹوا بازار۔ سدھارتھ نگر

یوپی۔ انڈیا

اساتذہ کرام سے

چند گزارشات

① اللہ کے رسول ﷺ کی محبت ہمارے ایمان کا جزو ہے۔ آپ کی حیات مبارکہ سے متعلق معلومات حاصل کرنا ہمارا فریضہ ہے تاکہ ہم اسی کے مطابق آپ ﷺ کی اقتدا کر سکیں اور آپ ﷺ کی روش کو اپنا سکیں۔

② طلبہ و طالبات کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت بٹھانا اور آپ ﷺ کے اتباع کا جذبہ پیدا کرنا بحیثیت استاذ ہم پر لازم اور ضروری ہے۔

③ اس کتاب کی تدریس کے لئے صرف اسی کتاب کو مطالعہ میں رکھنا ایک علمی غلطی ہوگی کیونکہ اس میں طلبہ کے ذہن اور معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے اختصار سے کام لیا گیا ہے لہذا سیرت کی تفصیلی اور بڑی کتابوں کا ضرور مطالعہ کریں، اس سے جہاں آپ بہتر طور پر اپنا تدریسی فریضہ انجام دے سکیں گے وہیں آپ کے علم اور صلاحیت میں بھی اضافہ ہوگا۔

④ اگرچہ کافی جدوجہد کر کے اور علماء کرام کے مشوروں سے فائدہ اٹھا کر کتاب کو خوب سے خوب تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن طلبہ کے ساتھ اس کتاب کا تدریسی تجربہ اساتذہ ہی کریں گے اور تب ہی کوتاہیوں، دشواریوں، خوبیوں اور خامیوں کا صحیح اندازہ لگ سکتا ہے۔ لہذا آپ اپنے مفید مشورے اور گراں قدر تجاویز ہم تک پہنچانے میں ہرگز بخل سے کام نہ لیں۔ یہ قوم و ملت کی عظیم خدمت ہوگی۔

⑤ اگرچہ ہر سبق کے اختتام پر بعض سوالات دیئے گئے ہیں مگر انھیں پر اکتفا نہ کرتے ہوئے اپنی طرف سے بھی طلبہ سے سوالات کریں، ان کا ذہن آزمائیں اور ان کی یادداشت کو پختہ تر بنائیں۔

⑥ ہر سبق کے بعد مختلف انداز کی مشقیں دی گئی ہیں، کتاب سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے لئے ان عملی مشقوں کی انجام دہی ضروری ہے۔



کلمہ طیبہ

ہم تمام مسلمان کلمہ طیبہ کا اقرار و اعلان کرتے اور اس کی گواہی دیتے ہیں۔ کلمہ طیبہ کے دو حصے ہیں:

پہلا حصہ: لا الہ الا اللہ

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ ہر قسم کی عبادت (خوف و امید، توکل و فریادری، دعا و مدد طلبی، رکوع و سجدہ اور ذبح و قربانی) صرف اسی کا حق ہے۔ کسی دوسرے کے لئے کسی بھی قسم کی عبادت جائز اور درست نہیں۔

کلمہ کا یہ حصہ انکار و اقرار دونوں پر مشتمل ہے۔ غیر اللہ کے لئے کسی بھی طرح کی عبادت کے مستحق ہونے کا انکار ہے اور اللہ کے لئے ہر قسم کی عبادت کا اقرار ہے۔ جب تک انکار و اقرار دونوں نہ ہوں تب تک توحید مکمل نہیں ہوتی۔ اللہ ہی تنہا معبود برحق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

دوسرا حصہ: محمد رسول اللہ

اس کا مطلب یہ ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ کا پیغام لانے والے ہیں۔ آپ ﷺ کی تمام باتیں سچی ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کے حکموں کا ماننا اور روکی ہوئی چیزوں سے رک جانا ہم پر لازم ہے۔ ہم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا وہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے جس طرح آپ ﷺ نے سکھایا یا کر کے دکھایا ہے۔

کلمہ کا یہی دوسرا حصہ اس کتاب کی بنیاد ہے اور اس میں محمد ﷺ کی مبارک زندگی کے بارے میں اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

اقرار کرنا	=	قبول کرنا، ماننا
معبود	=	وہ ذات جس کی عبادت کی جائے۔
عبادت	=	بندگی، پرستش

جواب دو:

۱۔ کلمہ طیبہ کیا ہے؟

.....

۲۔ عبادت کا حقدار کون ہے؟

.....

۳۔ کیا اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت درست ہے؟

.....

۳۔ محمد ﷺ کی زندگی ہمارے لئے کیا حیثیت رکھتی ہے؟

.....

خالی جگہوں میں درست الفاظ لکھو:

۱۔ محمد ﷺ اللہ کے ہیں۔

۲۔ آپ ﷺ کے حکموں کا اور روکی ہوئی چیزوں سے رک جانا ہم

پر ہے۔

۳۔ ہمیں اللہ کی عبادت کا وہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو

نے سکھایا، بتایا، یا کر کے دکھایا ہے۔

کلمہ شہادت یاد کر کے اپنے استاد کو سناؤ۔

پیدائش

ہمارے نبی محمد ﷺ موسم بہار میں مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ دوشنبہ (سوموار) کا دن تھا۔ ۹ ربیع الاول سنہ عام الفیل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۰ء کی تاریخ تھی۔ صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے کا وقت تھا۔

آپ ﷺ اپنے والدین کے اکلوتے بچے تھے۔ آپ ﷺ کی پیدائش سے کچھ ہی دنوں پہلے آپ کے والد عبد اللہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ دادا جن کا نام عبدالمطلب تھا ابھی زندہ تھے۔ جب انھیں اپنے پیارے پوتے کی پیدائش کی خوشخبری ملی، فوراً گھر آئے۔ اپنے عزیز بیٹے عبد اللہ کی نادرنشانی کو سینے سے لگایا۔ پھر حرم کعبہ میں تشریف لائے۔ درازی عمر و اقبال کی اللہ سے دعا مانگی۔

دادا عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام محمد رکھا اور آپ ﷺ کی والدہ آمنہ نے آپ کا نام احمد رکھا۔ قرآن مجید میں آپ کے ان دونوں ناموں کا ذکر ہے۔

عرب کے دستور کے مطابق آپ ﷺ کو دودھ پلانے کے لئے قبیلہ بنو سعد کی ایک عورت حلیمہ بنت ابی ذؤیب کے سپرد کیا گیا۔ آپ ﷺ کی نشوونما ایسی ہوئی کہ دو برس کا ہونے سے پہلے ہی خوب توانا ہو گئے۔ دائی حلیمہ آپ ﷺ کو آپ کی والدہ کے پاس لے کر آئیں لیکن چونکہ آپ ﷺ کی برکتیں دیکھتی رہی تھیں اس لئے اصرار کر کے واپس لے گئیں۔

ایک دن کی بات ہے، آپ ﷺ چار برس کے ہو گئے تھے، اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ دوسفید پوش آدمی آئے اور آپ ﷺ کا سینہ چاک کیا، دل نکالا، زمزم سے دھویا پھر اندر واپس رکھ کر نگاہوں سے اوجھل ہو گئے مگر سینہ پر کوئی نشان نہیں تھا۔ دائی حلیمہ نے اس واقعہ کے بعد آپ ﷺ کو آپ کی ماں کے پاس واپس کر دیا۔ اس واقعہ کو ”شق صدر“ کا واقعہ کہا جاتا ہے۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

طلوع آفتاب	=	سورج کا نکلنا
نادر	=	عمدہ
شق صدر	=	سینہ کا چاک کیا جانا
اقبال	=	خوش قسمتی، عروج
سفید پوش	=	سفید کپڑے پہننے والے

جواب دو:

۱۔ محمد ﷺ کس شہر میں اور کس دن پیدا ہوئے؟

.....

.....

.....

۲۔ محمد ﷺ کے والد اور والدہ کے نام کیا ہیں؟

.....

.....

۳۔ آپ ﷺ کی والدہ نے آپ کا کیا نام رکھا؟

.....

.....

۴۔ محمد ﷺ کو بنو سعد کی کس عورت نے دودھ پلایا؟

.....

.....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱۔ محمد ﷺ کی تاریخ پیدائش

☐ ۱۱ ربیع الاول

☐ ۹ ربیع الاول

۲۔ محمد ﷺ کی جائے پیدائش

☐ مکہ مکرمہ

☐ مدینہ طیبہ

☐ طائف

۳۔ محمد ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی انتقال ہو گیا

☐ آپ ﷺ کے والد کا

☐ آپ ﷺ کے دادا کا

۴۔ دائی حلیمہ نے جب آپ کو آپ کی ماں کے پاس واپس کیا تو اس وقت آپ کی عمر تھی

☐ پانچ برس

☐ چار برس

۵۔ شق صدر کا واقعہ پیش آیا

☐ چار برس کی عمر میں

☐ تین برس کی عمر میں

دائی حلیمہ نے نبی ﷺ کی کیا کیا برکتیں دیکھی تھیں اپنے والدین یا استاد

سے معلوم کرو۔

شجرہ نسب

آپ ﷺ کا نسب ساری دنیا سے اعلیٰ و اشرف ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا، اور کنانہ سے قریش کو، اور قریش سے بنی ہاشم کو، اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو منتخب کیا۔ (صحیح مسلم)

آپ کا تفصیلی شجرہ نسب درج ذیل ہے۔

محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر (قریش) بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن ہمیسع بن سلامان بن عوص بن بوز بن قموال بن اُبی بن عوام بن ناشد بن حزا بن

بلداس بن یدلاف بن طابخ بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عقی بن عبقر بن عبید بن الدعا بن حمدان بن سنبر بن یثربی بن یحزن بن یلخن بن ارعوی بن عیضی بن دیشان بن عیصر بن اقتاد بن اُیہام بن مقصر بن ناحث بن زارح بن سبی بن مزی بن عوص بن عرام بن قیدار بن اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام بن تارہ (آزر) بن ناحور بن ساروع بن راعو بن فالخ بن عابر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح بن لامک بن متوشلح بن اخنوخ (ادرلیس) بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن آنوشہ بن شیت بن آدم علیہ السلام۔

پیارے نبی ﷺ کا سلسلہ نسب عدنان تک متفق علیہ ہے، اور عدنان کے بعد مختلف فیہ ہے، مگر اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عدنان کا نسب اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام سے جا کر مل جاتا ہے۔

آپ ﷺ کی والدہ کا سلسلہ نسب کلاب بن مرہ پر آپ سے مل جاتا ہے۔ یعنی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرا بن کلاب بن مرہ۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

اعلیٰ	=	بہت بلند، بہت اونچا
اشرف	=	بہت شریف، بزرگ ترین
منتخب کیا	=	اختیار کیا، پسند کیا، چُنا
متفق علیہ	=	جس پر اتفاق کیا گیا ہو
مختلف فیہ	=	جس میں اختلاف کیا گیا ہو

جواب دو:

۱۔ قصی تک آپ ﷺ کا نسب لکھو۔

.....

.....

۲۔ آپ ﷺ کی والدہ کا سلسلہ نسب آپ سے کس پشت میں ملتا ہے؟

.....

.....

۳۔ محمد ﷺ کے نسب میں کن دو عظیم رسولوں کا نام آتا ہے جو آپس میں باپ بیٹے ہیں؟

.....

قوسین میں دیئے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کرو:

۱۔ محمد ﷺ..... خاندان سے تھے۔ (قریش، عدنان)

۲۔ نبی ﷺ کا نسب عدنان کے بعد..... ہے۔ (متفق علیہ، مختلف فیہ)

۳۔ نبی ﷺ..... کی نسل سے ہیں۔ (ابراہیم علیہ السلام، نوح علیہ السلام)

عدنان تک نبی ﷺ کا نسب نامہ زبانی یاد کرو۔

رشتہ دار

ماں: آمنہ

باپ: عبداللہ

دادا: عبدالمطلب بن ہاشم

دادی: فاطمہ بنت عمر بن عائد بن عمران

نانا: وہب بن عبدمناف

نانی: برہ بنت عبدالعزیٰ بن عبدالدار

چچا:

۱- حارث

۲- زبیر

۳- حجل

۴- ضرار

۵- مقوم

۶- ابولہب

۷- عباس (ایمان لائے)

۸- حمزہ (ایمان لائے)

۹- ابوطالب

۱۰- عبدالکعبہ

۱۱- قثم

پھوپھیاں:

۱- ام حکیم بیضاء

۲- اُمیہ

۳- عاتکہ

۴- صفیہ (ایمان لائیں)

۵- برہ

۶- اُرویٰ

رضاعی باپ:

۱۔ ابولہب چچا

۲۔ ابوکبشہ حارث بن عبدالعزیٰ

رضاعی مائیں:

۱۔ ثویبہ (ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی)

۲۔ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذؤیب

۳۔ سعدیہ غیر حلیمہ جن کے سلسلہ سے حمزہ رضی اللہ عنہ رضاعی بھائی تھے۔

رضاعی بھائی:

۱۔ مسروح بن ثویبہ

۲۔ حمزہ بن عبدالمطلب

۳۔ ابوسلمہ بن عبدالأسد مخزومی

۴۔ عبداللہ بن حارث بن عبدالعزیٰ

۵۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب

رضاعی بہنیں:

۱۔ اُنیسہ

۲۔ جد امہ عرف شیماء

گود کھلانے والیاں:

۱۔ جد امہ عرف شیماء

۲۔ بَرَکۃ اُمّ اَیْمَن

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

رضاعی = دودھ شریک، دودھ کے رشتہ سے

جواب دو:

۱۔ آپ ﷺ کے کتنے چچا ایمان لائے؟ ان کے نام کیا ہیں؟

.....

.....

۲۔ آپ ﷺ کی رضاعی ماؤں کے نام لکھو۔

.....

.....

.....

۳۔ آپ ﷺ کے کون سے چچا ہیں جو آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں؟

.....

۴۔ آپ ﷺ کو گود کھلانے والیوں کا نام کیا ہے؟

.....

.....

خالی جگہ پُر کرو:

۱۔ آپ ﷺ کی ایمان لانے والی پھوپھی کا نام ہے۔

۲۔ آپ ﷺ کے دادا کا نام ہے۔

۳۔ آپ ﷺ کے نانا کا نام ہے۔

حلیہ مبارک

محمد ﷺ درمیانہ قد کے تھے۔ نہ بہت طویل تھے اور نہ پست۔ چہرہ کشادہ نورانی تھا۔ کلائی دراز اور داڑھی گھنی تھی۔ سر مبارک بڑا تھا اور بال معمولی گھنگھریالے تھے۔

آپ ﷺ کا رنگ گورا روشن تھا۔ آنکھیں سرگیں اور سرخی مائل تھیں۔ پلکیں لمبی اور سیاہ تھیں۔ بھوئیں کمان کی مانند خم دار، سیاہ بالوں سے پُر اور آپس میں پیوستہ تھیں۔ ناک قدرے بلند تھی۔ رخسار مبارک سفید گولائی لئے ہوئے تھے۔ دہن قدرے کشادہ تھا اور دانت موتی کی طرح باریک فصل کے ساتھ تھے۔ سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔ سینہ مبارک کشادہ اور پیٹ سے کچھ ابھرا ہوا تھا۔

آپ ﷺ کا جسم نہ لاغر تھا نہ موٹا بلکہ معتدل تھا۔ گردن مبارک بلند تھی۔ جوڑ کی ہڈیاں مضبوط اور موٹی تھیں۔ سینہ بالوں سے خالی تھا لیکن بازو شانہ بال دار تھے۔ انگلیاں لمبی تھیں۔ ہتھیلی کشادہ اور نرم و نازک تھی۔ تلوے ایسے گہرے تھے کہ زمین کو نہ لگیں۔ آپ ﷺ چلتے تو معلوم ہوتا کہ کسی ڈھلوان زمین پر چل رہے ہیں۔ آخری عمر میں سر اور داڑھی کے کل بیس بال بھی سفید نہ ہوئے تھے۔ صرف کپٹی کے کچھ بالوں میں سفیدی تھی اور چند بال سر کے سفید تھے۔

پسینہ موتی کی طرح نکلتا تھا۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کبوتری کے انڈے کے مانند ابھرا ہوا سرخ گوشت تھا۔ اس میں مشک کی طرح خوشبو پھوٹی تھی۔ زلفیں کان کی لو سے تجاوز نہیں کرتی تھیں۔ کنگھی کرتے وقت مانگ خود بخود نکل آتی تھی۔

الغرض آپ ﷺ کے جملہ اعضائے مبارک نہایت حسین و متناسب تھے۔ دنیا کی پیدائش سے قیامت تک جتنے آدمی پیدا ہوں گے نبی اکرم ﷺ ان سب سے زیادہ معتدل مزاج، صحت مند اور خوبصورت تھے۔ آپ ﷺ کا چہرہ آفتاب کی طرح دمکتا تھا۔ جو شخص بھی آپ ﷺ کو دیکھتا ہی کہنے پر مجبور ہوتا کہ آپ سے پہلے ایسا حسین و دلکش انسان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

طویل	=	لمبا
پست	=	نیچا
پیوستہ	=	ملا ہوا
رخسار	=	گال
دہن	=	منہ
فصل	=	جدائی، فرق، علیحدگی
معتدل	=	درمیانی درجہ کا، متوسط
زلف	=	سر کے بال
دلکش	=	دل کو کھینچنے والا، خوبصورت

جواب دو:

۱۔ آپ ﷺ کا قد مبارک اور چہرہ کیسا تھا؟

.....

.....

۲۔ نبی ﷺ کی داڑھی کیسی تھی؟

.....

.....

۳۔ مہر نبوت کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟

.....

.....

.....

۴۔ نبی ﷺ کو دیکھنے والا کیا کہنے پر مجبور ہوتا؟

.....

.....

.....

۵۔ آخری عمر میں نبی ﷺ کے سر اور داڑھی کے کتنے بال سفید تھے؟

.....

.....

خالی جگہ پُر کرو:

- ۱۔ نبی ﷺ کا سر مبارک تھا اور بال تھے۔
- ۲۔ نبی ﷺ کے دانت کی طرح چمکتے تھے۔
- ۳۔ نبی ﷺ کی ہتھیلی اور تھی۔
- ۴۔ نبی ﷺ چلتے تو معلوم ہوتا کہ کسی زمین پر چل رہے ہیں۔
- ۵۔ نبی ﷺ کا سینہ مبارک اور تھا۔

بچپن اور جوانی

محمد ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی والد کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ ابھی چھ برس کے ہی تھے کہ ماں کی ممتا سے بھی محروم ہو گئے۔ والدہ کی وفات مکہ و مدینہ کے مابین مقام ”ابوا“ میں ہوئی جب کہ مدینہ میں آپ کے ماموں کے گھر سے واپس آرہی تھیں۔ اس کے بعد دادا عبدالمطلب نے پرورش کی۔ جب آپ ﷺ آٹھ سال کے ہوئے تو دادا کی بھی وفات ہو گئی۔ آخر چچا ابوطالب نے کفالت کی۔

بارہ سال کی عمر میں شفیق چچا کے ہمراہ ملک شام تشریف لے گئے۔ اسی سفر میں بحیرا راہب کی دور بین نظریں پڑیں اور اس نے ابوطالب کو مشورہ دیا کہ آپ کو شام میں نہ پھرائیں کیونکہ یہودیوں کی جانب سے خطرہ ہے۔ چنانچہ انھوں نے اپنے بعض غلاموں کے ساتھ مدینہ واپس پہنچا دیا۔

۲۵ برس کے سن میں ایک تجارتی کارواں لے کر شام کا سفر کیا۔ واپسی میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی۔

آپ ﷺ کی نیکی، راست بازی اور امانت و دیانت کی بہت شہرت تھی۔ لوگ آپ کو نام لے کر نہیں بلکہ صادق و امین کہہ کر پکارتے تھے۔ آپ ﷺ نے شراب کو کبھی منہ نہ لگایا۔ آستانوں کا ذبیحہ نہ کھایا۔ بتوں کے لئے منائے جانے والے تہوار اور میلوں ٹھیلوں میں کبھی شرکت نہ کی۔ آپ ﷺ کو شروع ہی سے تمام باطل معبودوں سے نفرت تھی۔ آپ کو بتوں کی قسم سننا بھی گوارہ نہ تھا۔ نہ جھوٹ بولتے، نہ جھوٹی قسمیں کھاتے، نہ قتل و غارت گری کو پسند کرتے، نہ کبھی کسی برائی کی طرف رخ کیا۔ لوگ عرب کے گندے ماحول میں آپ کو تعجب سے دیکھتے اور عزت کرتے۔

آپ ﷺ اپنی قوم میں سب سے زیادہ بامروت و باہمت، حق گو اور پاک نفس تھے۔ سب سے زیادہ نرم مزاج، حیا دار، بے داغ جوانی کے مالک، نیک دل اور پابند عہد تھے۔ بے کسوں، ضعیفوں کی مدد فرماتے۔ خود دکھ اٹھاتے، دوسروں کو سکھ پہنچاتے۔ غرضیکہ آپ ﷺ تمام احوال صالحہ، اخلاق عالیہ اور خصائل حمیدہ کے پیکر تھے۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

سایہ سر سے اٹھنا	=	وفات پا جانا، مرجانا
سن	=	عمر
کارواں	=	قافلہ
راست بازی	=	سچائی
بامروت	=	اخلاق والا
باہمت	=	بلند حوصلہ والا
حق گو	=	سچ کہنے والا
خصال حمیدہ	=	قابل تعریف عادتیں

جواب دو:

۱۔ جب آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوا اس وقت آپ ﷺ کی عمر کیا تھی؟

.....

.....

۲۔ آپ ﷺ کے دادا کا کب انتقال ہوا؟ اور اس کے بعد آپ ﷺ کی پرورش کس نے کی؟

.....

.....

۳۔ مکہ کے لوگ نبی ﷺ کو نام لے کر پکارنے کے بجائے کیا کہہ کر پکارتے تھے؟

.....

.....

۴۔ آپ ﷺ اپنی قوم کے درمیان کیسے اخلاق کے مالک تھے؟

.....

.....

.....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

- ۱۔ نبی ﷺ کے والد کا انتقال ہو گیا۔
☐ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے ☐ جب آپ ﷺ چھ برس کے ہوئے۔
 ۲۔ آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔
☐ جب آپ ﷺ چھ برس کے تھے۔ ☐ جب آپ ﷺ آٹھ برس کے تھے۔
 ۳۔ آپ ﷺ نے تجارت کی غرض سے ملک شام کا سفر کیا۔
☐ جب آپ ﷺ بارہ برس کے تھے۔ ☐ جب آپ ﷺ پچیس برس کے تھے۔
 ۴۔ آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوا۔
☐ مکہ میں ☐ ابوا میں ☐ مدینہ میں

نبوت سے پہلے تعمیر کعبہ کے موقع پر نبی ﷺ کی عقل و حکمت ظاہر ہوئی، اس واقعہ کو اپنے استاذ سے معلوم کریں۔

ازواج مطہرات

نبی اکرم ﷺ نے مختلف اوقات میں دینی مصلحتوں کی بنا پر گیارہ عورتوں سے نکاح کیا۔ ان کے مبارک نام اور مختصر تذکرے حسب ذیل ہیں:

۱۔ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا:

یہ قریشی خاتون ہیں اور آپ ﷺ کی پہلی بیوی ہیں۔ ان کے جیتے جی آپ ﷺ نے کوئی اور شادی نہیں کی۔ جب یہ نکاح ہوا تو آپ ﷺ کی عمر ۲۵ سال اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۰ سال تھی۔ یہ آپ ﷺ کی نکاح میں ۲۵ سال تک زندہ رہیں۔

۲۔ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا:

ان سے رسول اللہ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد شادی کی۔ نبوت کا دسواں سال اور شوال کا مہینہ تھا۔ یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کی وفات مدینہ میں شوال ۵۴ھ میں ہوئی۔

۳۔ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا:

ان سے آپ ﷺ نے نبوت کے گیارہویں برس ماہ شوال میں شادی کی۔ اس وقت ان کی عمر چھ برس تھی۔ پھر شوال سنہ ہجری میں انھیں رخصت کیا گیا۔ اس وقت ان کی عمر نو برس تھی اور وہ کنواری تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی اور باکرہ عورت سے آپ ﷺ نے شادی نہیں کی۔ یہ آپ ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں اور امت کی عورتوں میں علی الاطلاق سب سے زیادہ فقیہ اور صاحب علم تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات مدینہ میں سنہ ۵۷ھ میں ہوئی۔

۴۔ حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا:

یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کے شوہر کی وفات کے بعد ان سے رسول ﷺ نے سنہ ۳ھ میں شادی کی۔

۵۴ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

۵۔ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا:

غزوہ احد میں ان کے شوہر کی شہادت کے بعد ان سے اللہ کے رسول ﷺ نے سنہ ۴ھ میں شادی کی۔ یہ صرف آٹھ ماہ تک آپ ﷺ کی زوجیت میں رہ کر وفات پا گئیں۔

۶۔ ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا:

یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کے شوہر ابوسلمہ کی وفات کے بعد شوال سنہ ۴ھ میں ان کا نکاح اللہ کے رسول ﷺ سے ہوا۔ ۵۹ھ میں وفات پائی۔

۷۔ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی کا واقعہ ذی قعدہ سنہ ۵ھ یا اس سے کچھ عرصہ پہلے کا ہے۔ ان کی شادی آسمان پر ہوئی تھی جس پر وہ ہمیشہ فخر کیا کرتی تھیں۔ اس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ (سورہ احزاب آیت ۳۳)

۸۔ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

یہ قبیلہ بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی تھیں۔ جنگ میں قید ہو کر آئیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے شعبان سنہ ۵ھ یا سنہ ۶ھ میں ان کو اپنی زوجیت کا شرف بخشا۔ ان کے نکاح سے ان کی قوم کے سیکڑوں لوگوں کو آزادی ملی۔

۹۔ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا:

یہ بھی قریشی خاتون ہیں۔ ان کا شوہر ہجرت حبشہ کے بعد دین اسلام چھوڑ کر ہلاک ہو گیا تو رسول ﷺ نے سنہ ۷ھ میں ان سے نکاح کر لیا۔

۱۰۔ صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا:

اللہ کے رسول ﷺ سے ان کی شادی فتح خیبر سنہ ۷ھ کے بعد کا واقعہ ہے۔ ۵۵ھ میں انھوں نے وفات پائی۔

۱۱۔ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا:

ان سے رسول اللہ ﷺ نے ذی قعدہ سنہ ۷ھ میں شادی کی۔ انھوں نے ۶۱ھ میں وفات پائی۔
یہ کل گیارہ بیویاں ہوئیں جو رسول اللہ ﷺ کے عقد نکاح میں آئیں، اور آپ کی صحبت و رفاقت میں
رہیں۔ ان میں چھ قریشی ہیں اور باقی تمام نسب میں عربی ہیں لیکن قریشی نہیں ہیں۔ ان میں سے دو بیویاں یعنی
خدیجہ رضی اللہ عنہا اور زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی وفات آپ ﷺ کی زندگی ہی میں ہوئی، اور نو بیویاں آپ ﷺ
کی وفات کے بعد زندہ رہیں۔

آپ ﷺ کی تمام بیویاں رضی اللہ عنہن سارے مسلمانوں کے لئے ماں کا درجہ رکھتی ہیں۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

مصلحت	=	حکمت، بھلائی
باکرہ	=	دوشیزہ، کنواری
صحبت و رفاقت	=	ہمراہی، ساتھ

جواب دو:

۱۔ مسلمانوں کے نزدیک ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا کیا درجہ ہے؟

.....

.....

۲۔ اللہ کے رسول ﷺ کی سب سے پہلی بیوی کون ہیں؟ اور سب سے پیاری بیوی کون ہیں؟

.....

.....

.....

۳۔ نبی ﷺ کی وہ کون سی بیوی ہیں جن کا نکاح آسمان پر ہوا تھا؟

۴۔ آپ ﷺ کی وہ کون سی بیوی ہیں جن کے نکاح سے ان کی قوم کے سیکڑوں لوگوں کو آزادی ملی؟

بے ترتیب حروف کو صحیح ترتیب دے کر درست نام بناؤ:

ج	خ	ی	د	ہ		
ن	ز	ب	ے			
ف	ی	ص	ہ			
ن	م	م	ی	ہ	و	
ہ	ا	ء	ش	ع		
د	ہ	و	س			

آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے نام یاد کر کے اپنے استاد کو سناؤ۔

اولاد

پیارے نبی ﷺ کی ساری اولاد خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تھی۔ جن کی مختصر تفصیل یہ ہے:

دو صاحبزادے:

- (۱) قاسم
- (۲) عبد اللہ جن کا لقب طیب و طاہر تھا۔

چار صاحبزادیاں:

- (۱) زینب
- (۲) رقیہ
- (۳) ام کلثوم
- (۴) فاطمہ

ہاں! ایک صاحبزادہ اور تھے جن کا نام ابراہیم تھا۔ یہ شاہ مصر کی بھیجی ہوئی ایک باندی مار یہ قبٹیہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ اس طرح آپ ﷺ کی مبارک ذات سے کل سات اولاد (تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں) پیدا ہوئیں۔ صاحبزادے بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے، البتہ صاحبزادیاں زندہ رہیں اور بڑی ہو کر شادی شدہ ہوئیں۔

(۱) زینب رضی اللہ عنہا:

ان کی شادی ان کے خالہ زاد بھائی ابوالعاص بن ربیع سے ہوئی۔ ابوالعاص مسلمان ہو گئے تھے اور زینب رضی اللہ عنہا آخری عمر تک انھیں کے ساتھ رہیں۔ سنہ ۸ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان سے ایک بیٹی امامہ پیدا ہوئیں جن سے نبی ﷺ بہت محبت کیا کرتے تھے۔ بسا اوقات صلاۃ پڑھتے ہوئے انھیں گود میں اٹھائے رہتے تھے۔

(۲) رقیہ رضی اللہ عنہا :

ان کی شادی عُتْبَہ بن ابولہب سے قبل اسلام ہی ہوئی، رخصتی عمل میں نہ آئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینے کے لئے ابولہب نے طلاق دلوادی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ان کی شادی عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دی۔

(۳) ام کلثوم رضی اللہ عنہا :

ان کی شادی بھی قبل اسلام ابولہب کے دوسرے بیٹے عُتْبَہ سے ہوئی تھی۔ ابولہب نے ان کو بھی طلاق دلوادی۔ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد سنہ ۳ھ میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا۔ اسی لئے عثمان رضی اللہ عنہ ذوالنورین کہلائے۔

(۴) فاطمہ رضی اللہ عنہا :

ان کی شادی ہجرت کے دوسرے سال علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ یہ آپ ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ رسول ﷺ کی وفات کا غم اولاد میں سے صرف انھیں کو برداشت کرنا پڑا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد کسی نے ان کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا۔ آپ ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔ رمضان سنہ ۱۱ھ میں ۲۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

زینب، حسن، حسین اور ام کلثوم کو اپنی یادگار چھوڑا۔ ایک فرزند محسن بچپن ہی میں انتقال کر چکے تھے۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

جواب دو:

۱۔ نبی ﷺ کے کتنے بیٹے پیدا ہوئے اور ان کے نام کیا ہیں؟

.....

.....

.....

۲۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کتنی بیٹیاں پیدا ہوئیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

.....

.....

.....

۳۔ نبی ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے آپ کی بیٹیوں رقیہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کس کے ساتھ ہوا تھا؟ اور انہوں نے اعلان نبوت کے بعد کیا سلوک کیا؟

.....

.....

.....

۴۔ نبی ﷺ نے اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس صحابی کے ساتھ کیا؟

.....

.....

۵۔ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا نبی ﷺ سے کیا رشتہ ہے؟

.....

.....

خالی جگہ پُر کرو:

- ۱۔ نبی ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم..... کے لطن سے پیدا ہوئے تھے۔
 - ۲۔ نبی ﷺ نے اپنی بیٹی رقیہ اور ام کلثوم کی شادی یکے بعد دیگرے..... سے کی۔
 - ۳۔ نبی ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی کا نام..... ہے۔
- آپ ﷺ کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کے نام یاد کر کے اپنے استاذ کو سناؤ۔

نبوت اور اس کا مقصد

جب محمد ﷺ کی عمر چالیس سال سات ماہ ہوئی تو مالک کائنات نے غار حرا میں نبوت کا تاج پہنایا۔ جبریل علیہ السلام سورہ اقرأ کی ابتدائی آیتیں لے کر آپ پر نازل ہوئے۔ یہیں سے آپ ﷺ کی نبوت کا آغاز ہوا۔ یہ واقعہ رمضان المبارک کی ۲۱ تاریخ کو دو شنبہ کی رات میں پیش آیا۔ اس روز اگست کی ۱۰ تاریخ تھی اور ۶۱۰ء تھا۔

اب آپ محمد بن عبد اللہ سے محمد رسول اللہ ہو گئے۔ رسالت کا وصف دوسرے تمام اوصاف پر غالب آ گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم
محمد ﷺ نے جب اپنی نبوت کا اعلان کیا تو سب سے پہلے جن سعادت مندوں کو آپ پر ایمان لانے کی توفیق نصیب ہوئی وہ یہ ہیں:

- ۱۔ آپ کی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا
 - ۲۔ آپ کے دوست ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 - ۳۔ آپ کے چچیرے بھائی علی رضی اللہ عنہ
 - ۴۔ آپ کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ
- آپ ﷺ کی نبوت کا مقصد بھی وہی تھا جو آپ سے پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا تھا۔ آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کی توحید اپنانے اور شرک سے بچنے کی دعوت دیتے تھے۔ سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:
- ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ (سورہ نحل آیت ۳۶)
- ”ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا یہ بتانے کے لئے کہ لوگو! صرف اللہ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے دور رہو۔“

چنانچہ یہی آپ ﷺ کی دعوت کا بھی بنیادی نقطہ تھا۔ آپ ﷺ اسی دعوت کی تکمیل کے لئے رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین بنا کر اللہ کی طرف سے مبعوث فرمائے گئے تھے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

آغاز = ابتدا، شروع
سعادت مند = نیک بخت، خوش نصیب

جواب دو:

۱۔ آپ ﷺ کی نبوت کا آغاز کب اور کس طرح ہوا؟

.....

.....

.....

۲۔ قرآن مجید کی ابتدائی آیات کہاں اور کس تاریخ کو نازل ہوئیں؟

.....

.....

.....

۳۔ آپ ﷺ کی دعوت کا بنیادی نقطہ کیا تھا؟

.....

.....

.....

.....

۴۔ نبی ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے سعادت مند کون کون تھے؟

.....

.....

.....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱۔ نبی ﷺ پر قرآن نازل ہونے کی تاریخ ہے۔

☐ ۱۲ ربیع الاول بروز دوشنبہ

☐ ۲۱ رمضان بروز دوشنبہ

۲۔ توحید کی طرف بلایا اور شرک سے روکا۔

☐ صرف محمد ﷺ نے

☐ تمام انبیاء علیہم السلام نے

۳۔ سب عورتوں سے پہلے اسلام قبول کیا۔

☐ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے

☐ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

غار حرا میں نازل ہونے والی ابتدائی آیات اپنے استاد سے معلوم کر کے یاد کر لو۔

محمد ﷺ کون تھے؟

آپ ﷺ ایک انسان تھے، سب سے بڑے انسان۔ آپ اللہ کے ایک بندے تھے، سب سے کامل بندے۔ آپ اللہ کے ایک رسول تھے، سب سے اشرف اور سب سے آخری رسول۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ کے بعد نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم ہے۔

بے شک آپ ﷺ ایک بشر تھے اور ہماری ہی طرح بشر، لیکن نعوذ باللہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ عملی اور اخلاقی اعتبار سے، علم و معرفت اور خشیت و انابت میں، اللہ کے نزدیک درجہ و مرتبہ اور اس سے ربط و تعلق میں آپ ہماری ہی طرح تھے اور جیسی عزت و محبت ہم آپس میں ایک دوسرے کی کرتے ہیں ویسی آپ کے ساتھ بھی کرنی چاہئے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

- جس طرح ہر بشر مخلوق اور آدم کی اولاد ہے اسی طرح آپ بھی تھے۔
- جس طرح ہر بشر کے ماں باپ اور خاندان کے لوگ ہوتے ہیں اسی طرح آپ کے بھی تھے۔
- آپ بھی ایک انسان کی طرح اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے، پلے بڑھے، جوان ہوئے، عمر ڈھلی اور وفات پائی۔ **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ**
- آپ ﷺ کو بھی ہر انسان کی طرح بشری عوارض پیش آتے تھے۔ آپ کو بھوک و پیاس لگتی تھی۔ کھانا کھاتے اور پانی پیتے تھے۔ پیشاب و پاخانہ کی حاجت ہوتی تھی۔ بیمار پڑتے تھے۔ کبھی بھول ہو جایا کرتی تھی۔ خوشی و غمی کی کیفیات طاری ہوتی تھیں۔ وغیرہ
- مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اپنا خاص انعام کیا، آپ پر اپنی وحی نازل فرمائی اور آپ کو اپنے آخری رسول کی حیثیت سے منتخب کیا۔

صلی اللہ علیہ وسلم

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

بشر	=	آدمی، انسان
معرفت	=	واقفیت، پہچان
خشیت	=	ڈر، خوف
انابت	=	اللہ کی طرف رجوع ہونا
بشری عوارض	=	انسان کو پیش آنے والی چیزیں۔ جیسے بھوک پیاس وغیرہ

جواب دو:

۱۔ کیا محمد ﷺ ہماری ہی طرح ایک انسان اور بشر تھے؟

.....

.....

۲۔ آپ ﷺ کے بشر ہونے کا مطلب کیا ہے؟

.....

.....

.....

.....

.....

۳۔ ”نبی ﷺ کو بشری عوارض پیش آتے تھے“ کا کیا مطلب ہے؟

.....

.....

.....

خالی جگہ پُر کرو:

- ۱۔ نبی ﷺ کو اور پیاس لگتی تھی۔
 - ۲۔ نبی ﷺ آخری رسول ہیں۔ آپ پر کا سلسلہ ختم ہے۔
 - ۳۔ نبی ﷺ پر کی کیفیات طاری ہوتی تھیں۔
 - ۴۔ نبی ﷺ ایک انسان کی طرح کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔
- نبی ﷺ کی بشریت سے متعلق مندرجہ ذیل کم از کم دو واقعات اپنے
- استاذ یا والدین سے معلوم کرو۔

- ۱۔ ظہر کی صلاۃ بھول کر پانچ رکعت پڑھ لینا (متفق علیہ)
- ۲۔ غزوہ احد میں زخم آنا اور دندان مبارک کا شہید ہونا۔ (متفق علیہ)

ہجرت

جب آپ ﷺ نے جھوٹے معبودوں کا انکار کرنے اور صرف ایک اللہ کی عبادت اختیار کرنے کی دعوت شروع کی تو کفار نے آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ستانا شروع کیا۔ کوئی مسلمان ایسا نہ تھا جو ان کے مظالم سے بچ سکے۔ جب مصیبت حد سے تجاوز کر گئی تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دے دی۔ خود رسول اللہ ﷺ نے مکہ ہی میں قیام کیا کہ شاید اہل مکہ مستقبل میں راہ راست پر آجائیں۔

مگر کفار نے اب معاہدہ کیا کہ کھانے کی کوئی چیز مسلمانوں اور ان کے خیر اندیش لوگوں کے ہاتھوں فروخت نہ کی جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اہل وعیال سمیت ایک پہاڑ کی گھاٹی ’شُعْبِ ابی طالب‘ میں پناہ لی اور اس میں تین سال تک محصور رہے۔ کوئی ایسی تکلیف نہ تھی جو آپ ﷺ نے اور اہل بیت نے برداشت نہ کی ہو۔ بالآخر محاصرہ ختم ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر انچاس برس کی تھی۔

اس واقعہ کے چند ہی ماہ بعد چچا ابوطالب اور پھر بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہما کا انتقال ہو گیا۔ اب کفار کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے۔ آخر آپ ﷺ طائف تشریف لے گئے اور پیغام حق سنایا۔ مگر وہ اہل مکہ سے زیادہ سنگ دل ثابت ہوئے۔ آپ ﷺ دوبارہ مطعم بن عدی کی حمایت میں مکہ میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد معراج ہوئی اور پانچ وقت کی صلاتیں فرض ہوئیں۔

طائف سے واپسی کے بعد آپ ﷺ برابر مکہ میں مقیم رہے۔ ہر طرف سے مصائب و آلام کا سامنا تھا۔ سب کچھ سہتے تھے مگر دعوت حق سے منہ نہ موڑتے تھے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے مدینہ کے انصار کو مشرف بہ اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہجرت مدینہ کی اجازت دی گئی اور وہ جوق در جوق خفیہ روانہ ہونے لگے۔

دین حق کی اس قدر ترقی اور اہل مکہ کی اس قدر سختیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بھی ہجرت کی اجازت دے دی۔ سفر جاری کرنے سے پہلے آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین دن تک غار ثور

میں رہے۔ پھر ساحل کی راہ سے روانہ ہوئے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، ان کے غلام عامر بن فہیرہ اور رہبر عبد اللہ بن اُریفط ہمرکاب تھے۔ مدینہ کے قریب پہنچ کر قُبَا نامی گاؤں میں ٹھہرے۔ چودہ دن قیام رہا اور مسجد قبا کی بنیاد ڈالی۔

جمعہ کے دن مدینہ کا قصد کیا۔ وہاں پہنچ کر ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں ٹھہرے۔ پھر مسجد نبوی تعمیر کی۔ مسجد سے لگا ہوا اپنا حجرہ تعمیر فرمایا۔ پھر قرب وجوار میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجرے تعمیر کئے۔ سات ماہ بعد ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں سے اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے آئے۔ نبوت کے بعد تقریباً تیرہ (۱۳) سال تک آپ ﷺ مکہ میں رہے۔ ہجرت کے وقت عمر مبارک تریپن (۵۳) برس کی تھی۔

سبق کے علم وفہم کا جائزہ

الفاظ ومعانی:

کوچ کرنا، ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جانا	=	ہجرت
سختیاں، بے انصافیاں، ظلم و ستم	=	مظالم
سیدھا راستہ	=	راہ راست
بھلائی چاہنے والا	=	خیر اندیش
بیچنا	=	فروخت کرنا
ناکہ بندی، بائیکاٹ	=	محاصرہ
بے رحم، ظالم	=	سنگ دل
امداد، تعاون	=	حمایت
چھپ چھپ کر	=	خفیہ
کمرہ	=	حجرہ
گروہ درگروہ	=	جوق درجوق

جواب دو:

۱۔ مسلمانوں نے مکہ سے کیونکر ہجرت کی؟

.....

.....

۲۔ آپ ﷺ طائف کیوں تشریف لے گئے؟

.....

.....

۳۔ آپ ﷺ کے چچا ابوطالب اور بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال کب ہوا؟

.....

.....

۴۔ ہجرت کے وقت نبی ﷺ کی عمر کیا تھی؟

.....

درست جواب پر (✓) کا نشان لگاؤ:

۱۔ ہجرت مدینہ سے پہلے جس ملک کی طرف ہجرت کی گئی۔

□ حبشہ □ طائف □ شام

۲۔ شعب ابی طالب میں محاصرہ کی کل مدت ہے۔

□ دو سال □ تین سال □ چار سال

۳۔ مدینہ پہنچ کر جس صحابی کے گھر قیام فرمایا۔

□ ابوبکر رضی اللہ عنہ □ ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ

۴۔ نبوت کے بعد آپ ﷺ مکہ والوں کو توحید کی دعوت دیتے رہے۔

□ دس سال تک □ پندرہ سال تک □ تیرہ سال تک

معراج کا واقعہ اپنے بڑوں یا والدین یا استاد سے معلوم کرو۔

غزوات

رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں اللہ کے کلمہ کی سر بلندی کے لئے بہت ساری جنگیں لڑیں جن کو ”غزوہ“ کہا جاتا ہے۔

آپ ﷺ کے مشہور غزوات یہ ہیں:

۱۔ غزوہ بدر:

یہ رمضان سنہ ۲ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ (۳۱۳) اور کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی۔ چودہ (۱۴) مسلمان شہید ہوئے۔ ستر (۷۰) کافر قتل ہوئے اور ستر (۷۰) قید کئے گئے۔

۲۔ غزوہ اُحد:

یہ شوال سنہ ۳ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد چھ سو پچاس (۶۵۰) تھی اور کافروں کی تین ہزار (۳۰۰۰) تھی۔ اس جنگ میں مسلمانوں کا سخت نقصان ہوا۔ چالیس (۴۰) زخمی اور ستر (۷۰) شہید ہوئے، مگر دشمن مرعوب ہو کر ناکام ہوا اور اس کے تیس (۳۰) آدمی قتل ہوئے۔

۳۔ غزوہ بنی مُصَلِّق:

یہ شعبان سنہ ۵ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں دشمن کو شکست ہوئی۔ اس کے دس آدمی قتل اور انیس (۱۹) گرفتار کئے گئے مگر سب کو چھوڑ دیا گیا۔

۴۔ غزوہ احزاب:

اس کا دوسرا نام غزوہ خندق بھی ہے۔ یہ شوال یا ذی قعدہ سنہ ۵ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار (۳۰۰۰) اور کافروں کی دس ہزار (۱۰۰۰۰) تھی۔ چھ (۶) مسلمان شہید ہوئے، دس کافر قتل

کئے گئے اور دشمن ناکام و نامراد ہو کر واپس ہوا۔

۵۔ غزوہ بنو قریظہ :

یہ غزوہ احزاب کے فوراً بعد واقع ہوا۔ بنو قریظہ یہودی تھے اور مسلمانوں کے ہم عہد تھے۔ انھوں نے مسلمانوں کے ساتھ غداری اور بغاوت کی۔ چنانچہ ان کے تمام بالغ مردوں کو قتل کر دیا گیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی اور غلام بنالیا گیا۔

۶۔ صلح حدیبیہ :

یہ ذی قعدہ سنہ ۶ھ کا واقعہ ہے۔ نبی ﷺ اپنے ساتھ چودہ سو (۱۴۰۰) صحابہ کو لے کر عمرہ کی غرض سے نکلے تھے لیکن قریش نے عمرہ سے روک دیا۔ آپ ﷺ نے صلح کی پیشکش کی تو قریش نے اپنی خواہش کی شرطوں کے مطابق اسے قبول کر لیا۔ نبی ﷺ نے بھی اسے منظور کر لیا۔ کیونکہ اس سے امن قائم ہوا اور ہر ایک کے لئے اسلام کو سمجھنے کی راہ آسان ہو گئی۔ آپ ﷺ عمرہ کئے بغیر مدینہ واپس تشریف لے گئے۔

۷۔ غزوہ خيبر :

یہ محرم سنہ ۷ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد چودہ سو (۱۴۰۰) اور دشمن یہودیوں کی تعداد دس ہزار (۱۰۰۰۰) تھی۔

پچاس مسلمان زخمی اور اٹھارہ شہید ہوئے۔ ترانوے (۹۳) یہودی قتل کئے گئے اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

۸۔ فتح مکہ :

یہ رمضان المبارک سنہ ۸ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں نبی ﷺ کے ساتھ دس ہزار اصحاب کا لشکر تھا۔ بارہ (۱۲) کافر قتل اور دو مسلمان شہید ہوئے اور مکہ فتح ہو گیا۔

۹۔ غزوہ حنین :

یہ شوال سنہ ۸ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں نبی ﷺ کے ساتھ بارہ ہزار کا لشکر تھا۔ اکہتر (۷۱) کافر قتل اور

چھ (۶) مسلمان شہید ہوئے۔ چھ ہزار (۶۰۰۰) قیدی بنائے گئے مگر سب کو بلا معاوضہ چھوڑ دیا گیا۔

۱۰۔ غزوہ تبوک:

یہ رجب سنہ ۹ھ کا واقعہ ہے۔ اس میں پیارے نبی ﷺ کے ساتھ تیس ہزار (۳۰۰۰۰) کا لشکر تھا۔ رومی مرعوب ہو گئے اور مقابلہ پر نہیں آئے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ان غزوات کے ذریعے پورے ملک عرب میں امن و امان قائم کیا۔ فتنے کی آگ بجھائی۔ اسلام و بت پرستی کی کشمکش میں دشمن کی شوکت توڑ کر رکھ دی اور انھیں اسلامی دعوت و تبلیغ کی راہ کو آزاد چھوڑنے اور مصالحت کرنے پر مجبور کر دیا۔

اسی طرح آپ ﷺ نے ان جنگوں کی بدولت یہ بھی معلوم کر لیا کہ آپ کا ساتھ دینے والوں میں کون سے لوگ مخلص ہیں اور کون سے لوگ منافق؟۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

مرعوب	=	رعب میں آیا ہوا، ڈرا ہوا
شکست	=	ہزیمت، ہار
بلا معاوضہ	=	کسی عوض اور بدلہ کے بغیر

جواب دو:

۱۔ غزوہ کسے کہتے ہیں؟

۲۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کیا تھی اور کافروں کی تعداد کیا تھی؟

.....

 ۳۔ غزوہ احد کب واقع ہوا؟ اور اس میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟

.....

 ۴۔ غزوہ احزاب کا دوسرا نام کیا ہے؟

.....

 ۵۔ صلح حدیبیہ سے کیا فائدے حاصل ہوئے؟

.....

 ۷۔ ان غزوات کے ذریعے کیا فوائد حاصل ہوئے۔ مختصر نوٹ لکھو۔

بے ترتیب حروف کو صحیح ترتیب دے کر درست نام بناؤ:

ب	ز	ا	ح	ا		
ر	ے	ب	خ			
ے	ن	ن	ح			
ت	ک	ب	و			
د	ح	ے	ب	ہ	ی	

محمد ﷺ پر

کون سی کتاب نازل ہوئی؟

آپ ﷺ پر قرآن مجید جیسی مقدس کتاب کا نزول ہوا جو اللہ کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کی ذمہ داری لے رکھی ہے۔ قرآن مجید نازل ہونے کے دن سے اب تک من و عنہم میں باقی ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک باقی رہے گی۔ قرآن کریم آپ ﷺ کے نبی اور رسول ہونے کی نشانی ہے۔ آپ ﷺ کو لکھنا اور پڑھنا نہیں آتا تھا لیکن آپ نے دنیا کے سامنے قرآن کا معجزہ پیش کیا جو سارے علوم کی کنجی ہے۔ قرآن مجید میں دین اور دنیا کے ہر معاملہ میں صراطِ مستقیم کی رہنمائی موجود ہے۔

قرآن پاک کیا ہے؟ مختصر اور ظاہری تعارف میں کرائے دیتا ہوں۔ باطنی بصیرت کے لئے عربی پڑھو اور قرآن پاک کے معانی و مطالب سے اپنے دل و دماغ کو منور کرو۔

قرآن مجید دو شنبہ (سوموار) کے دن رمضان المبارک کی ۲۱ ویں شب مطابق ۱۰ اگست ۱۱۰۰ھ میں نازل ہونا شروع ہوا۔ کل مدت نزول تقریباً ۲۲ سال ۵ ماہ ہے۔

30	قرآن مجید کے کل پارے
114	کل سورتیں
86	مکی سورتیں
28	مدنی سورتیں
6236	کل آیات
2697	کل لفظ اللہ
77439	کل کلمات
320670	کل حروف

قرآن کی بنیادی تعلیمات:

۱۔ توحید: عبادت کا حقدار صرف ایک اللہ ہے۔ اللہ کے سوا سارے معبود جھوٹے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔

۲۔ رسالت: اللہ نے ہر قوم کی ہدایت کے لئے اپنے رسول بھیجے۔ محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ آپ ﷺ کی پیروی ہی جنت میں جانے کا واحد ذریعہ ہے۔

۳۔ آخرت: مرنے کے بعد ہر شخص کو اللہ دوبارہ زندہ کرے گا اور اس کے عمل کے مطابق اسے بدلہ دے گا۔ نیک لوگ جنت میں جائیں گے اور برے لوگ جہنم میں۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

۱۔ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر کون سی کتاب نازل فرمائی؟

۲۔ قرآن مجید میں کتنے پارے ہیں؟

۳۔ قرآن مجید میں کل کتنی سورتیں ہیں؟

۴۔ قرآن مجید کی آیات کی تعداد کیا ہے؟

۵۔ قرآن پاک میں کتنے سجدے ہیں؟

۶۔ قرآن مجید میں کل کتنے حروف اور کتنے کلمات ہیں؟

عملی زندگی

آپ ﷺ گھر میں اطلاع دے کر داخل ہوتے۔ اچانک نہ گھس جاتے کہ لوگ بے خبری کے عالم میں ہوں۔ جب اندر پہنچتے تو سلام کرتے۔ جب کسی کے یہاں تشریف لے جاتے تو سیدھے دروازے کے سامنے نہ آ جاتے بلکہ دائیں یا بائیں پہلو سے آتے اور فرماتے: ”السلام علیکم“۔

آپ ﷺ کی سنت تھی کہ جب مجلس میں آتے تو سلام کرتے اور جب جاتے تو سلام کرتے۔ ہمیشہ زبان سے جواب دیتے۔ ہاتھ یا انگلی کے اشارے یا سر کی حرکت سے کبھی جواب نہ دیتے البتہ صلاۃ کی حالت میں اشارہ سے جواب دے دیتے تھے۔ جب کوئی کسی دوسرے کا سلام آ کر پہنچاتا تو سلام کرنے والے اور پہنچانے والے دونوں کو جواب دیتے تھے۔ جب آپ کو چھینک آتی تو منہ پر ہاتھ یا کپڑا رکھ لیتے جس سے یا تو آواز بالکل دب جاتی یا بہت کم ہو جاتی۔

آپ ﷺ کبھی بستر پر سوتے، کبھی چٹائی پر، کبھی چار پائی پر، کبھی زمین پر۔ بستر کے اندر کھجور کے ریشے بھرے ہوتے تھے۔ دائیں کروٹ پر لیٹتے۔ دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے۔ جب بیدار ہوتے تو مسواک کرتے۔ آپ ﷺ مسواک بہت کثرت سے کیا کرتے تھے۔ دستور تھا کہ اول رات ہی میں سو جاتے اور پچھلے پہر سے پہلے بیدار ہو جاتے لیکن اگر مسلمانوں کے کچھ کام رات ہی میں کرنے کے ہوتے تو دیر میں سوتے۔ آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر قلب ہمیشہ بیدار رہتا تھا، اسی لئے جب سو جاتے تو کوئی نہ اٹھاتا یہاں تک کہ خود اٹھ جاتے۔

آپ ﷺ ہمیشہ اچھے نام پسند فرماتے اور بُرے نام رکھنے سے روکتے تھے۔ اگر کوئی ناپسندیدہ نام ہوتا تو اسے تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے زمین پر کھڑے ہو کر بھی خطبہ دیا ہے، منبر پر سے بھی اور اونٹ کی پیٹھ پر سے بھی۔ ہر خطبہ (تقریر) حمد و ثنا سے شروع کرتے تھے۔ خطبہ کبھی طویل ہوتا تھا کبھی مختصر، خطبہ دیتے وقت کبھی عصا پر سہارا دیتے اور کبھی کمان پر۔

آپ ﷺ نہایت فصیح اور شیریں بیان تھے۔ ٹھہر ٹھہر کر بولتے اور ایک ایک فقرہ اس طرح الگ الگ

کر کے بولتے کہ مخاطب پوری طرح گفتگو یاد کر لیتا۔ اکثر جملے کو تین مرتبہ دہراتے تاکہ خوب ذہن نشین ہو جائے۔ بلا ضرورت کبھی نہ بولتے۔ اکثر خاموش رہتے۔ الفاظ نیچے تلے ہوتے تھے۔ مطلب سے ایک لفظ بھی کم زیادہ نہ ہوتا تھا۔

اگر کوئی بات ناگوار ہوتی تو چہرے کا رنگ بدل جاتا تھا۔ بد خلقی، سخت کلامی، فحش گوئی اور شور و غل سے آپ بہت دور تھے۔ ہنسی بس یہاں تک تھی کہ لبوں پر مسکراہٹ ظاہر ہو جاتی۔ اگر بہت زیادہ ہنستے تو باجھیں کھل جاتیں۔ وہاں قہقہے نہ تھے۔ اسی طرح رونا بھی تھا، دھاڑیں مارنا یا ہچکیوں سے رونا نہ ہوتا تھا۔ صرف آنکھوں میں آنسو ڈبڈباتے تھے۔ اگر بہت ہوا تو آنکھیں اشکبار ہو جاتیں اور گریہ کی آواز سینہ سے نکلتی معلوم ہوتی۔ رات کی صلاۃ تہجد میں آپ ﷺ اکثر رویا کرتے تھے۔

آپ ﷺ تیز رفتاری سے چلتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا گویا ڈھلوان پہاڑی پر سے اتر رہے ہیں۔ آپ جوتا پہن کے بھی چلتے اور برہنہ پاؤں بھی۔ دستور تھا کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم ساتھ ہوتے تو انھیں آگے کرتے اور خود پیچھے چلتے۔ کمزوروں کو سہارا دیتے۔ پیدل چلنے والوں کو اپنے ساتھ سوار کر لیتے۔ ان کے حق میں دعا فرماتے۔ نشست میں بھی کچھ اہتمام نہ تھا۔ کبھی فرش پر بیٹھتے، کبھی چٹائی پر اور کبھی زمین ہی پر۔ لیٹنے میں بھی کوئی خاص اہتمام نہ تھا۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

قلب	=	دل
عصا	=	لاٹھی
ذہن نشین ہونا	=	سمجھ میں آنا، یاد ہو جانا
ناگوار	=	نا پسند، خلاف طبع
اشکبار ہونا	=	آنسو گرنا
گریہ	=	رونا

نشست = بیٹھک

جواب دو:

۱۔ سلام کا جواب دینے میں نبی ﷺ کی سنت کیا تھی؟

.....

.....

.....

۲۔ مسواک سے متعلق آپ ﷺ کا کیا دستور تھا؟

.....

.....

۳۔ آپ ﷺ اپنا خطبہ کس طرح شروع کرتے تھے؟

.....

.....

۴۔ ہنسنے میں نبی ﷺ کا کیا طریقہ تھا؟

.....

.....

۵۔ چلنے میں نبی ﷺ کا کیا انداز تھا؟

.....

.....

خالی جگہ پُر کرو:

۱۔ نبی ﷺ گھر میں داخل ہوتے۔

۲۔ نبی ﷺ کو جب چھینک آتی تو منہ پر رکھ لیتے۔

۳۔ نبی ﷺ رات کی صلاۃ میں اکثر رویا کرتے تھے۔

۴۔ نبی ﷺ ٹھہر ٹھہر کر بولتے اور اکثر جملے کو دہراتے۔

ذکر و عبادت

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ کرتے تھے۔ کثرت سے تکبیر و تہلیل، تسبیح و تحمید اور حوقلہ و استغفار کے ساتھ ساتھ ہر موقع پر خصوصی ذکر کرتے۔ سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے۔

صلاۃ کے بارے میں نبی ﷺ کا یہ حال تھا کہ کم از کم چالیس رکعتیں ہر دن پڑھا کرتے تھے۔ ۱۷ رکعتیں فرائض، ۱۲ رکعتیں سنت مؤکدہ اور گیارہ رکعتیں تہجد آپ ﷺ کا روزانہ کا معمول تھا۔ ان کے علاوہ بھی دیگر نوافل صلاۃ صحتی وغیرہ پڑھا کرتے تھے لیکن ان کی پابندی نہیں کرتے تھے۔

صدقہ و خیرات سے متعلق نبی رحمت ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کے پاس جو کچھ ہوتا صدقہ کر دیتے۔ جو بھی آپ سے سوال کرتا اسے عطا فرما دیتے۔ لینے والے کو حاصل کرنے میں جتنی خوشی ہوتی اس سے زیادہ خوشی آپ ﷺ کو دینے میں ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نے دنیا کے لئے زکاۃ کا انتہائی کامل ترین نظام پیش کیا جس میں مالداروں اور غریبوں دونوں کی ضرورتوں کا پورا پورا لحاظ ہے۔

صوم سے متعلق آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ کوئی مہینہ صوم رکھے بغیر نہیں گذرتا تھا۔ خاص طور پر سوموار اور جمعرات کا صوم رکھا کرتے۔ صوم رمضان تو فرض ہے، آپ ﷺ رمضان میں صوم کے علاوہ مختلف قسم کی عبادات کیا کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت، ذکر و تسبیح اور صدقہ و خیرات کے علاوہ اعتکاف بھی بیٹھتے تھے۔

نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں چار مرتبہ عمرہ کیا ہے۔ سنہ ۱۰ ہجری میں آپ نے ایک حج ادا فرمایا ہے جو حجۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔ اس حج میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ کرام موجود تھے۔ ان کے سامنے آپ ﷺ نے ایک عظیم الشان خطبہ دیا جس میں اسلامی اصول و قواعد کی وضاحت کی۔ جاہلی رسم و رواج کی تردید فرمائی۔ جان و مال، عزت و آبرو کی حرمت کا اعلان کیا اور سب سے گواہی لی کہ آپ ﷺ نے رسالت کا حق ادا کر دیا ہے پھر آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر اللہ تعالیٰ کو بھی گواہ بنایا۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

تکبیر	=	اللہ اکبر کہنا
تہلیل	=	لا الہ الا اللہ کہنا
تسبیح	=	سبحان اللہ کہنا
تحمید	=	الحمد للہ کہنا
حوقلہ	=	لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا
استغفار	=	استغفر اللہ کہنا

جواب دو:

۱۔ نبی ﷺ ایک دن میں کم از کم کتنی رکعتیں صلاۃ پڑھا کرتے تھے؟

.....

.....

۲۔ ہفتہ کے وہ کون سے دو دن ہیں جن میں خاص طور پر نبی ﷺ صوم رکھا کرتے تھے؟

.....

.....

۳۔ نبی ﷺ نے کتنی بار حج اور عمرہ کیا ہے؟

.....

.....

۴۔ حجۃ الوداع کس سنہ میں ہوا؟ اور اس میں نبی ﷺ کے ساتھ کتنے صحابہ کرام تھے؟

.....

.....

مکمل خطبہ حجۃ الوداع اپنے استاد سے معلوم کر کے اپنی کاپی پر لکھو۔

لباس اور اکل و شرب

لباس

جسم مبارک پر قمیص ہوتا تھا جو نہایت پسند خاطر تھا۔ اس کی آستینیں صرف ہاتھ کے گٹوں تک ہوتی تھیں۔ تنگ آستینوں اور چھوٹے دامنوں کا جبہ، قبا، تہبند، چادر اور بعض دوسرے قسم کے لباس بھی استعمال فرمائے ہیں۔ آپ ﷺ سر پر عمامہ پہنتے تھے اور عمامہ کا شملہ شانوں کے درمیان پشت پر رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے سرخ دھاری دار جوڑا بھی پہنا ہے۔ سبز اور سیاہ رنگ کا کپڑا بھی اور فروہ (بال دار کھال) بھی کہ جس کے کناروں پر ریشمی گوٹ لگی تھی۔ سفید رنگ کا کپڑا آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ ویسے جس قسم کا کپڑا میسر آ جاتا پہن لیتے۔ کسی خاص صنف پر اصرار نہ تھا۔ اونی، سوتی، کٹانی، ہر قسم کے کپڑے پہنتے۔ آپ ﷺ اچھے سے اچھا کپڑا بھی استعمال کرتے اور معمولی سے معمولی بھی حتیٰ کہ پیوند تک لگا لیتے۔ آپ جوتے اور موزے بھی پہنتے تھے۔ آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بھی پہنی ہے جس پر ﷺ نقش تھا۔

اکل و شرب

اکل و شرب میں آپ ﷺ کی سنت یہ تھی کہ جو کھانا موجود ہوتا اسی پر اکتفا کرتے۔ نہ موجود کو رد کرتے اور نہ غیر موجود کے لئے اہتمام فرماتے۔ طببات میں سے جو کچھ بھی پیش کر دیا جاتا تناول فرما لیتے الا یہ کہ طبیعت کراہت کرتی تو ہاتھ اٹھا لیتے مگر نہ تو اس کی مذمت کرتے، نہ اسے حرام قرار دیتے۔ آپ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کی مذمت نہیں کی، جو مرغوب ہوا کھا لیا اور نہ خاموشی کے ساتھ چھوڑ دیا۔ بارہا ایسا ہوا کہ گھر میں بالکل کھانا نہ رہا، بسا اوقات بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر تک باندھ لئے ہیں اور تین تین دن تک بغیر غذا کے بھوکے رہے ہیں۔

پانی ہمیشہ بیٹھ کر پیتے لیکن کبھی کبھار کھڑے ہو کر پینا بھی ثابت ہے۔ جب پانی پیتے تو پیالہ منہ سے ہٹا

کے تین مرتبہ سانس لیتے۔ بسم اللہ سے شروع کرتے اور الحمد للہ پر ختم کرتے۔ کھانے میں بھی یہی دستور تھا۔

قضاے حاجت

قضاے حاجت میں آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ کبھی پانی سے استنجا کرتے اور کبھی پتھر سے۔ جب سفر میں ہوتے تو قضاے حاجت کے لئے دور چلے جاتے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو جاتے۔ کبھی کوئی آڑ سامنے رکھ لیتے، کبھی جھاڑیوں اور درختوں کی آڑ میں بیٹھتے۔ اگر سخت زمین پر پیشاب کرنا ہوتا تو چھینٹے اڑنے کے خوف سے کسی لکڑی سے کرید کے زمین نرم کر لیتے۔

آپ ﷺ بیٹھ کے پیشاب کیا کرتے تھے۔ استنجا ہمیشہ بائیں ہاتھ سے کرتے۔ جب قضاے حاجت کے لئے بیٹھتے تو اس وقت تک کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین سے بالکل قریب نہ ہو جاتے۔ اسی طرح قضاے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے منع فرماتے۔

نبی ﷺ نے چند خاص مقامات پر پاخانہ اور پیشاب کرنے سے منع کیا ہے، مثلاً:

◉ سایہ دار درختوں کے نیچے

◉ لوگوں کے راستوں اور بیٹھنے کی جگہوں میں

◉ جانوروں کے بلوں اور سوراخوں میں

◉ غسل خانے میں

◉ بہتے یا ٹھہرے ہوئے پانی میں

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

پشت	=	پیٹھ
مرغوب	=	پسندیدہ
صنف	=	جنس، قسم
طیبات	=	پاک اور حلال چیزیں

کراہت کرنا = ناپسند کرنا
 مذمت = برائی

جواب دو:

۱۔ آپ ﷺ کو کس رنگ کا کپڑا سب سے زیادہ پسند تھا؟

.....

.....

۲۔ نبی ﷺ کی انگوٹھی کس چیز کی تھی اور اس پر کیا نقش تھا؟

.....

.....

۳۔ کھانا پینا شروع کرنے اور ختم کرنے پر نبی ﷺ کو کسی دعائیں پڑھتے تھے؟

.....

.....

۴۔ قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا کیسا ہے؟

.....

.....

صحیح باتوں پر (✓) اور غلط پر (x) کا نشان لگاؤ:

- ☐ نبی ﷺ نے سبز اور سیاہ رنگ کا کپڑا بھی پہنا ہے۔
- ☐ نبی ﷺ نے کبھی پیٹھ کر پانی نہیں پیا۔
- ☐ نبی ﷺ ہمیشہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرتے تھے۔
- ☐ نبی ﷺ ہمیشہ سفید کپڑا پہنتے تھے۔
- ☐ نبی ﷺ نے بسا اوقات بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر تک باندھے ہیں۔

مکارم اخلاق

بردباری، قوت برداشت، قدرت پا کردر گذر اور مشکلات پر صبر ایسے اوصاف تھے جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تربیت کی تھی۔ آپ ﷺ نے کبھی اپنے نفس کے لئے انتقام نہ لیا البتہ اگر اللہ کی حرمت چاک کی جاتی تو اللہ کے لئے انتقام لیتے۔ آپ ﷺ سب سے بڑھ کر غیظ و غضب سے دور تھے اور سب سے جلد راضی ہو جاتے تھے۔

جود و کرم کا وصف ایسا تھا کہ اس کا اندازہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی اور فیاض تھے۔ شجاعت، بہادری اور دلیری میں بھی آپ ﷺ کا مقام سب سے بلند اور معروف تھا۔

آپ ﷺ سب سے زیادہ حیا دار اور پست نگاہ تھے۔ سب سے زیادہ عادل، پاک دامن، راست باز اور امانت دار تھے۔ اس کا اعتراف آپ کے دوست دشمن سب کو ہے۔

آپ ﷺ سب سے زیادہ متواضع اور تکبر سے دور تھے۔ مریضوں کی عیادت کرتے، فقراء کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے، غلام کی دعوت منظور فرماتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کسی امتیاز کے بغیر ایک عام آدمی کی طرح بیٹھ جاتے۔

آپ ﷺ سب سے بڑھ کر عہد کی پابندی اور صلہ رحمی فرماتے۔ لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ شفقت اور رحم و مروت سے پیش آتے تھے۔ آپ ﷺ کا اخلاق سب سے زیادہ کشادہ تھا۔ آپ ﷺ نہ عادتاً فحش گو تھے، نہ بہ تکلف فحش کہتے تھے۔ نہ لعنت کرتے تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے۔

آپ ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کی خبر گیری کرتے اور لوگوں کے حالات دریافت فرماتے۔ کوئی کسی ضرورت کا سوال کر دیتا تو اسے عطا کئے بغیر یا اچھی بات کہے بغیر واپس نہ فرماتے۔

آپ ﷺ کے چہرے پر ہمیشہ بشارت رہتی۔ نہ کسی کی مذمت کرتے، نہ عار دلاتے، نہ عیب جوئی کرتے تھے۔ جو شخص نامناسب بات بولتا اس سے رخ پھیر لیتے۔

حاصل یہ کہ آپ ﷺ بے نظیر صفات کمال سے آراستہ تھے۔ انھیں خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کی بدولت لوگ آپ ﷺ کی طرف کھنچ آتے اور دلوں میں آپ ﷺ کی محبت بیٹھ جاتی۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

انتقام	=	بدلہ
غیظ و غضب	=	غصہ
جود و کرم	=	سخاوت و فیاضی
پست نگاہ	=	نظر نیچی رکھنے والا
بشاشت	=	مسکراہٹ، خوشی
بے نظیر	=	بے مثال

جواب دو:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے کن اوصاف پر اپنے رسول ﷺ کی تربیت کی تھی؟

.....

.....

.....

۲۔ جود و کرم میں آپ ﷺ کا کیا مقام تھا؟

.....

.....

۳۔ نبی ﷺ کی وہ کنسی عظیم خوبیاں تھیں جن کا اعتراف دوست دشمن سب کو ہے؟

.....

.....

.....

۴۔ نبی ﷺ کے بلند اخلاق کا لوگوں پر کیا اثر تھا؟

.....

.....

.....

سبق سے چُن کر لکھو۔

☆ کوئی سات اچھے اخلاق جنہیں اختیار کرنا چاہئے۔

.....

.....

.....

.....

☆ کوئی سات بُرے اخلاق جن سے دور رہنا چاہئے۔

.....

.....

.....

.....

گذر بسر

پیارے نبی ﷺ نے مکہ کی زندگی میں حصول معاش کے لئے تجارت و مزدوری کی۔ آپ کا مال تجارت شام، یمن، حبشہ، بحرین وغیرہ جاتا تھا۔ مزدوری کے سلسلہ میں فرمایا: میں مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط پر چرایا کرتا تھا۔ (صحیح بخاری)

مدینہ کی زندگی میں مال غنیمت کا ایک مخصوص حصہ آپ کے لئے ہوتا تھا۔ اسی طرح آپ ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو خیمہ کی بٹائی زمین سے سو وسق غلہ خرچ کے لئے عنایت فرماتے تھے۔ (بیہقی ۱۱۶، ۶)

ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع تقریباً (۲۵۰۰) ڈھائی کلوگرام کا ہوتا ہے۔ اس لئے ہمارے یہاں کے حساب سے غلہ کا وزن ایک سو پچاس کنٹل ہوا۔

اس حدیث سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کے کتنا غلہ پیدا ہوتا تھا اور آپ ﷺ کتنے بڑے امیر تھے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ کی شان بے نیازی کا عالم یہ تھا کہ کئی کئی دنوں تک گھر میں آگ نہیں جلتی تھی، صرف پانی اور کھجور پر گزارہ ہوتا تھا۔ سچ ہے:

سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

رسول اکرم ﷺ ہدایا و تحائف قبول کرتے تھے۔ دعوت منظور فرماتے تھے۔ البتہ صدقہ اور زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے تھے۔ صدقہ اور زکوٰۃ کا مال کھانا آپ ﷺ اور آپ کے خاندان والوں پر قیامت تک کے لئے حرام ہے۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

معاش	=	رزق، روزی
قیراط	=	ایک سکہ جو درہم یا دینار کا معمولی حصہ ہوتا تھا

مال غنیمت = وہ مال جو جنگ میں دشمن سے حاصل ہوتا ہے

جواب دو:

۱۔ مکہ کی زندگی میں آپ ﷺ نے حصول معاش کے لئے کیا کیا؟

.....

.....

.....

۲۔ مدینہ کی زندگی میں آپ ﷺ کے لئے معاش کا کیا انتظام تھا؟

.....

.....

.....

.....

۳۔ نبی ﷺ کی شان بے نیازی کا کیا عالم تھا؟

.....

.....

.....

صحیح باتوں پر (✓) اور غلط پر (x) کا نشان لگاؤ:

- ☐ نبی ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں۔
- ☐ نبی ﷺ نے تجارت یا مزدوری کبھی نہیں کی۔
- ☐ نبی ﷺ کے گھر میں کئی کئی دنوں تک آگ نہیں جلتی تھی۔
- ☐ نبی ﷺ کبھی کسی کے گھر دعوت کھانے نہیں جاتے تھے۔
- ☐ نبی ﷺ اور آپ کے خاندان والوں پر صدقہ کھانا حرام ہے۔

وفات

علالت

آپ ﷺ کی علالت در دسر سے شروع ہوئی۔ پھر اس قدر تیز بخار چڑھا کہ کپڑے کے اوپر سے ہاتھ نہیں رکھا جاتا تھا۔ آپ ﷺ کی اس شدید تکلیف سے بے چین ہو کر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے میرے باپ کو کتنی تکلیف ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

جب آپ ﷺ کی بیماری سخت ہو گئی تو آپ نے تمام ازواج سے اجازت چاہی کہ بقیہ ایام عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گذاریں۔ چنانچہ سب نے بخوشی اجازت دے دی۔ آپ ﷺ کی بیماری کی کل مدت ۱۳ یا ۱۴ دن ہے۔

وصیت

وفات سے پہلے اپنی امت کے لئے آپ ﷺ کی آخری وصیت یہ تھی کہ صلاۃ اور اپنے غلاموں اور خادموں کا خیال رکھنا۔

نیز فرمایا: تم سے پہلے قوموں نے اپنے نبیوں اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا لہذا تم قبروں پہ مسجد نہ بنانا، میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔

وفات

آپ ﷺ کی وفات ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ مطابق ۶ جون ۶۳۲ء یوم دوشنبہ (سوموار) کو چاشت کے وقت ہوئی۔ اس وقت عمر مبارک تریسٹھ سال کی تھی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

وفات کے وقت آپ ﷺ کا سر مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔ آپ ﷺ کی وفات سے مسلمانوں پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اور آفاق و اطراف تاریک ہو گئے۔

غسل و تکفین

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دوسرے دن غُرس نامی ایک کنویں کا پانی لایا گیا اور اس میں بیر کی پتی ملا کر آپ کو غسل دیا گیا۔ (یادر ہے کہ زندگی میں آپ ﷺ کو اس کنویں کا پانی بہت محبوب تھا۔)

آپ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے گھر کے صحن میں یمنی کپڑے کا ایک پردہ لٹکایا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ اور اپنے دونوں بیٹوں فضل اور قثم کو گھیرے کے اندر بلایا۔ پانی پہنچانے اور دوسرے کاموں کے لئے ابوسفیان بن حارث، اسامہ بن زید اور آپ کے آزاد کردہ غلام صالح شُقران کو شامل کیا۔ باقی بنی ہاشم کے لوگ پردہ کے باہر کام میں لگے ہوئے تھے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ اور صالح شُقران پانی ڈالتے اور عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں بیٹے آپ ﷺ کو پلٹتے۔ آپ ﷺ کو کپڑے اتارے بغیر غسل دیا گیا۔ غسل کے آخر میں آپ ﷺ کے پورے جسد مبارک پر کافور ملا گیا۔ پھر مقام سُخول کے بنے تین سفید سوتی کپڑوں میں آپ کو کفنایا گیا۔

تدفین

غسل سے پہلے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے لئے بغلی قبر کھود کر تیار کر دی تھی۔ غسل و تکفین کے بعد آپ ﷺ کی چار پائی قبر مبارک کے پاس رکھی گئی اور صلاۃ جنازہ پڑھی جانے لگی۔ سب سے پہلے آپ ﷺ کے اہل بیت کے مردوں نے، پھر مہاجرین، پھر انصار نے، پھر عورتوں، پھر بچوں نے جماعت جماعت اور باری باری صلاۃ ادا کی۔ جنازہ کی امامت کسی نے نہیں کی اور نہ ہی اذان و اقامت کہی گئی۔

بدھ کی آدھی رات کو جنازہ سے فراغت ہو گئی تو آپ ﷺ کو قبر کے پائینے سے اندر داخل کیا گیا۔ قبر شریف میں اتارنے والے علی رضی اللہ عنہ، عباس رضی اللہ عنہ، اور ان کے دونوں بیٹے فضل و قثم اور آپ کے آزاد کردہ غلام صالح شُقران تھے۔

قبر شریف ۹ کچی اینٹوں سے بند کی گئی۔ اس کے بعد کدال اور ہاتھ سے مٹی ڈال کر قبر شریف کو کوہان نما برابر کر دیا گیا۔

ترکہ

آپ ﷺ خود اپنی زندگی میں اپنے پاس کیا رکھتے تھے جو مرنے کے بعد چھوڑ جاتے۔ آپ ﷺ کا

معمول تھا کہ جو کچھ آتا غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتے، اپنے لئے الگ سے ذاتی جائداد نہیں بناتے تھے۔

آپ ﷺ کا اعلان تھا کہ ہم انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے۔ البتہ آپ ﷺ نے کتاب و سنت کی شکل میں علم کی وہ روشنی اور ہدایت کی وہ دولت چھوڑی ہے جس سے انسانیت قیامت تک فائدہ اٹھاتی رہے گی۔

سبق کے علم و فہم کا جائزہ

الفاظ و معانی:

علاّت	=	بیماری
شدید	=	سخت
آفاق	=	آسمان کے کنارے، دنیا جہان
اطراف	=	سمتیں، ہر سو اور ہر جانب

جواب دو:

۱۔ آپ ﷺ نے بیماری کے آخری ایام کس کے گھر گزارے؟

.....

۲۔ آپ ﷺ کی بیماری کی کل مدت کتنی ہے؟

.....

۳۔ آپ ﷺ کی آخری وصیت کیا تھی؟

.....

.....

.....

۴۔ آپ ﷺ کی وفات کس دن اور کس تاریخ کو ہوئی؟

.....

.....

.....

۵۔ نبی ﷺ کی وفات کس عمر میں ہوئی؟

.....

.....

۶۔ آپ ﷺ نے مرنے کے بعد کیا چھوڑا؟

.....

.....

.....

۷۔ انبیاء کی وراثت کے بارے میں نبی ﷺ کا کیا اعلان تھا؟

.....

.....

.....

صحیح باتوں پر (✓) اور غلط پر (x) کا نشان لگاؤ:

☐ نبی ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزارے۔

☐ نبی ﷺ نے قبروں پر مسجد بنانے کا حکم دیا ہے۔

☐ نبی ﷺ کو تین سفید سوتی کپڑوں میں دفنایا گیا۔

☐ نبی ﷺ کی صلاۃ جنازہ نہیں پڑھی گئی۔

☐ نبی ﷺ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔

وفات رسول ﷺ کے موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا غم والم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

خصوصی تقریر اپنے استاذ سے معلوم کرو۔

پیارے نبی ﷺ

میرے پیارے نبی مصطفیٰ ہیں سارے عالم میں ہے نام روشن
 ”وہ خدا کا، خدا اس کا دشمن جس نے چھوڑا محمد کا دامن“
 دامن مصطفیٰ تھامنے کو تھامو قرآن و سنت کا دامن
 آپ کا خُلق قرآن میں دیکھو دینِ اسلام کا جو ہے مخزن
 آؤ بھیجیں صلاۃ و سلامی رُبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ سلاماً
 بولہب تھا محمد کا دشمن وہ بنا نارِ دوزخ کا ایندھن
 ہاں! سراقہ مُحِبِّ نبی ہیں ہاتھ میں آیا کسریٰ کا کنگن
 تھے سَلَفِ یَادِ موئی میں گریاں ان کی آنکھوں سے شرمندہ سادون
 آبِ کوثر اگر چاہتے ہو پھونک دو شرک و بدعت کے خرمن

اے خلیق! ان کا دامن نہ چھوڑو

بھیس میں رہبروں کے ہیں رہزن



ان کے دامن سے وابستگی چاہئے

یہ زمیں آسمان، آفتاب و قمر، برق و انجم، سحر، یہ ہیں سب کے لئے
 سب سے پیارے نبی، خاتم الانبیاء، احمدِ مجتبیٰ بھی ہیں سب کے لئے
 ساری مخلوق میں سب سے افضل ہیں جو، وہ تو انسان ہیں، جی ہاں انسان ہیں
 ہم کو قرآن نے یہ سبق ہے دیا، بندگی تم کرو صرف رب کے لئے
 موت اور زندگی آزمائش ہیں سب، جو بھی پیدا ہوا وہ تو مرجائے گا
 بس وہ اللہ اک، وارثِ کل جہاں، وہ ہی لجا و ماویٰ ہے سب کے لئے
 دادا آدم کو جب رب نے پیدا کیا، حکم صادر ہوا نوریوں کے لئے
 گل کو سجدہ کرو، حکم رب کا سنو، ورنہ تیار رہنا غضب کے لئے
 ناری اس میں تھا شیطان اکڑ ہی گیا، اور تن کر یہ بولا مرے کبریا
 کیسے مٹی کو سجدہ کروں؟ آگ ہوں، وہ تو مخلوق تھا ہی غضب کے لئے
 جنتِ خلد میں دادا آدم گئے، اور شیطان ملعون دشمن ہوا
 پھل کھلایا انھیں، ایک غلطی ہوئی، رب نے دنیا میں بھیجا ادب کے لئے
 دوستو ہم خطا پر خطا کر رہے اور اُمیدِ رحمت ہیں رکھے ہوئے
 رب کی بھیجی ہدایت پہ کرنا عمل، یہ ہی کام آئے عُفْرانِ رب کے لئے
 شرک سے بچ کے توحید کا راستہ، جس نے اپنایا باسعادت ہوا
 اتباعِ نبی سے شفاعت ملے، بے اطاعت شفاعت ہے کب کے لئے؟
 رحمتِ عالمیں سب سے محبوب ہوں، اے خلیق ایسا ایمان مطلوب ہے
 ان کے دامن سے وابستگی چاہئے، وہ تو رحمت تھے، ہادی تھے سب کے لئے



یادداشت

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

This image shows a single sheet of white paper with horizontal blue ruling lines. The lines are evenly spaced and run across the width of the page. There are no margins, text, or other markings on the paper.

یادداشت

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....